OPEN ACCESS
ABHATH
(Research Journal of Islamic Studies)
Published by: ***Department of Islamic Studies, Lahore Garrison University, Lahore.***

ISSN (Print) : 2519-7932
ISSN (Online) : 2521-067X
July-September-2024
Vol: 9, Issue: 35
Email:abhaath@lgu.edu.pk
OJS:https://ojs.lgu.edu.pk/index.php/abhath/index

کامیاب ازدواجی زندگی کے روشن اصول تعلیمات اسلامیہ کے تناظر میں
(پاکستانی معاشرے کا خصوصی مطالعہ)

The Golden Principles of Successful Marital Life Perspective in the Islamic Teachings (A Special Study of Pakistani Society)

Hafiz Ghulam Mustafa,
Khateeb,A Block mosque phase 6 DHA,Lahore:
Gm93299@gmail.com
Muhammad Riaz
Khateeb,X block Mosque phase 3 DHA,Lahore
riaztabbsum@gmail.com

Abstract:

Marital relations, from an Islamic religious perspective, are one of human life's most important social aspects. The Islamic injunctions as the Divine revelations composed in the Holy Book of the Quran and the sayings and deeds of the Holy Prophet, Muhammad (peace be upon him) have endorsed heterosexual marriages for all capable young men and women and deliberated a detailed description of the rights, obligations and equity between husband and wife including concepts of polygamy, divorce, remarriage and inheritance in an integrated family system. This study aims to indicate the gap between Islamic marital relationship knowledge and Muslim practices in Pakistan to suggest the need for a marital policy. It is observed that many concepts and directions of Islam are being flouted today by most of its Pakistani believers in their marital relations, ceremonies and practices. In this article, the Islamic teachings on the subject are briefed, and with this reference, the prevailing Pakistani marital sociocultural practices are discussed. In Islamic domains and local sociocultural perspectives, conclusions and recommendations are given to advise a national marital policy to alleviate human suffering to lead a happy marital life.

Keywords: Marital ,Relations.Islam.Teachings.Society

اسلام میں خاندان کی بڑی اہمیت ہے اس کی حفاظت کو شریعت کے بنیادی عناصر میں سے ایک قرار دیا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو ایک جوڑے سے پیدا کیا ہے۔زوجین کا سماجی زندگی میں بنیادی اور کلیدی کردار ہے جو مرد و عورت کے باہمی تعلق سے وجود میں آتا ہے۔معاشرے کی ترقی اور زوال کا دارومدار اسی بنیادی اکائی(Basic Unit)پر ہے۔ظاہر ہے، جب یہ اکائی مربوط ہوگی، معاشرہ مستحکم اور خوشحال ہوگا۔اور جہاں بھی اس میں افراط و تفریط پایا جائے گا وہاں پر معاشرہ منتشر و مضطرب حلاتمیں نظر آئے گا۔مقالہ ہذا میں اسلامی تعلیمات کے تناظر میں پاکستانی معاشرے کے ازدواجی نظام پر تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔

رشتوں کی اہمیت آیات قرآنیہ کے تناظر میں

خاندان معاشرے کی بنیادی اکائی کہلاتی ہے. خاندان زوجین کیساتھ دوسرے خونی رشتہ داروں پر مشتمل ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے خاندان اور رشتوں کو بطور احسان ذکر کیا ہے ارشاد فرمایا:

1: وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَاۗءِبشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ۭ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا ۔ [1]

"اور اللہ وہی ہے جس نے پانی سے انسان کو پیدا کیا پھر اس کے لئے نسب اور سسرال کا رشتہ بنایا اور آپ کا رب قدرت والا ہے"۔

اسلام دین فطرت ہے اور اللہ رب العزت نے اپنی تمام مخلوقات کے جوڑے بنائے ہیں تاکہ وہ سکون اور اطمینان حاصل کر سکیں۔ مردوں کے سکون کی خاطر بیویاں پیدا کی گئی ہیں۔زوجین کی باہمی محبت والفت کو اللہ رب العزت نے اپنی قدرت کی بڑی نشانیوں میں سے ایک قرار دیا ہے جیسا کہ قرآن میں ارشاد فرمایا:

2: وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ۔[2]

"اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہارے لیے تم ہی میں سے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان میں سکون پاؤ اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور مہربانی پیدا کی۔یقیناً اس میں غور و فکر کرنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔"

---

[1] الفرقان:56:25

Al-Qur’an, 56:25

[2] الروم:21:30

Al-Qur’an, 21:30

قدرتی طور پر، مرد او عورت ایک دوسرے پر منحصر ہیں اور زندگی گزارنے کے لیے انہیں ایک دوسرے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس فطری خواہش کو لباس کا نام دیا ہے۔ لباس کے دو پہلو ہوتے ہیں ایک اپنی شرمگاہ کو چھپانا اور دوسرا خوبصورت نظر آنا۔ جب مرد اور عورت شادی کرتے ہیں تو وہ اپنی کمزوریوں کو نہ صرف چھپاتے ہیں بلکہ خوبصورت بھی نظر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

3: هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ۔[3] وہ تمہارے لیے لباس ہیں اور تم ان کے لیے لباس ہو۔

مذکورہ آیت میں زوجین کو ایک دوسرے کے لیے لباس قرار دے کے انکے مابین قلبی تعلق کو اجاگر کیا گیا ہے۔ لباس جسمانی برائیوں کو بھی چھپاتا ہے اور لباس ہمیشہ جسم کے ساتھ جڑا رہتا ہے۔ یہ فطری اور مضبوط رشتہ نہ صرف نجی معاملات کی حفاظت کرتا ہے بلکہ بیرونی معاملات سے بھی حفاظت کرتا ہے۔ نکاح نہ صرف فطری خواہشات کی تکمیل کا ذریعہ ہے بلکہ آنے والی نسلوں کو ضمانت اور تحفظ بھی فراہم کرتا ہے۔ ارشاد باری ہے:

4: يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَاۗءً ۚوَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَاۗءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۭاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا۔[4]

"اے لوگو اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دی ہیں۔ اللہ سے ڈرو جس کا نام لے کر تم ایک دوسرے سے (اپنے حقوق مانگتے ہو) اور (حقوق کی خلاف ورزی) سے ڈرو۔ بے شک اللہ تم پر نگہبان ہے۔"

علامہ محمد بن جریر طبری اس آیت کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تمام بنی نوع انسان ایک مرد اور ایک عورت کی اولاد ہیں۔ اس تناظر میں ان کے درمیان حقوق اور فرائض ہیں۔ آخر میں یہ ایک باپ اور ایک ماں سے منسوب ہیں، اسی لیے حسب و نسب کی وجہ سے ایک دوسرے کے حقوق کا احترام ضروری قرار دیا گیا ہے"۔[5]

---

[3] البقرہ:2:187

Al-Qur'an, 2:187

[4] النساء:3:1

Al-Qur'an, 3:1

[5] طبری، محمد بن جریر، جامع البیان فی تاویل القرآن (بیروت: دار الکتب العالمیہ، 2000)، جلد 1، ص 480

Ṭabarī, Muḥammad bin Jarīr, *Jāmiʿ al-Bayān fī Ta'wīl al-Qur'ān* (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 2000), vol. 1, p. 480

اسلام نے معاشرے کو بدکاری اور دیگر جنسی برائیوں سے بچانے کے لیے نکاح کرنے کا حکم دیا ہے۔اس کے علاوہ نسب کی حفاظت کے لیے بدکاری کو بھی حرام قرار دیا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں بیان فرماتا ہے:

5: فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۭ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَلَّا تَعُوْلُوْا۔ [6]

"تو تم اپنی پسند کی عورتوں سے دو دو، تین اور چار چار میں نکاح کر لو۔لیکن اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ تم عدل و انصاف پر قائم نہیں رہو گے تو ایک عورت یا لونڈیوں کو رکھو۔یہ ظلم سے باز رہنے کے قریب تر ہو گا"۔

معیار فضیلت

قرآن حکیم میں تمام انسانوں کو ایک دوسرے کے حقوق کا احترام کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔عزت کا معیار صرف تقویٰ کو ہی قرار دیا گیا ہے جیسا کہ فرمایا:

6:يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَاۗىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا ۭ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ۔ [7]

"اے لوگو، ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہیں نسلوں اور قبیلوں میں تقسیم کیا ہے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔یقیناً اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔بیشک اللہ سب کچھ جاننے والا اور باخبر ہے۔"

مستحکم خاندان کی اساسیات

زوجین معاشرے کی اکائی ہیں اور مضبوط معاشرے کے لیے مستحکم اکائی کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔مستحکم خاندان کے لیے سنہری اصول قرآن و سنت میں بیان کیے گئے ہیں۔اسلام ہمیں حکم دیتا ہے کہ جب خاندان میں کوئی حادثہ پیش آئے تو ان میں حتی الامکان موافقت پیدا کرنے کی کوشش کریں تاکہ اس رشتہ کو ٹوٹنے سے بچایا جاسکے۔قرآن پاک نے اس مضمون کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

[6] النساء:3:3

Al-Qur'an, 3:3

[7] الحجرات:13:49

Al-Qur'an, 13:49

1: اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَي النِّسَاۗءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَھُمْ عَلٰي بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ۭ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ۭ وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا۔[8]

"مرد عورتوں پر نگہبان ہیں اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی اور اس وجہ سے کہ مرد عورتوں پر اپنا مال خرچ کرتے ہیں، تو نیک عورتیں (شوہروں کی) اطاعت کرنے والی (اور) ان کی عدم موجودگی میں اللہ کی حفاظت و توفیق سے حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں اور جن عورتوں کی نافرمانی کا تمہیں اندیشہ ہو تو انہیں سمجھاؤ اور (نہ سمجھنے کی صورت میں) ان سے اپنے بستر الگ کرلو اور (پھر نہ سمجھنے پر) انہیں مارو پھر اگر وہ تمہاری اطاعت کرلیں تو (اب) ان پر (زیادتی کرنے کا) راستہ تلاش نہ کرو۔ بیشک اللہ بہت بلند، بہت بڑا ہے۔

اس آیت قرآنیہ میں اللہ تعالیٰ نے مردوں کو عورتوں کا لیڈر قرار دیا ہے۔ مرد اس پوزیشن کا صحیح استعمال نہیں کرتے اور خود کو خاندان کی اعلیٰ طاقت سمجھتے ہیں۔ یہ رویہ عدم اعتماد یا ٹوٹ پھوٹ کا باعث بنتا ہے۔ نتیجتاً معاشرہ ذمہ دار افراد سے محروم ہو جاتا ہے۔ شریعت اسلامیہ مردوں کو سکھایا ہے کہ وہ اپنی شریک حیات کے ساتھ ناقابل برداشت حالات میں بھی کیسے پیش آئیں۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

2: وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَھْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَھْلِھَا ۚ اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا۔[9]

"اور اگر تم کو میاں بیوی کے جھگڑے کا خوف ہو تو ایک مُنْصِف مرد کے گھر والوں کی طرف سے بھیجو اور ایک منصف عورت کے گھر والوں کی طرف سے (بھیجو) یہ دونوں اگر صلح کرانا چاہیں گے تو اللہ ان کے درمیان اتفاق پیدا کردے گا۔ بیشک اللہ خوب جاننے والا، خبردار ہے۔"

مندرجہ بالا آیت ایک مستحکم خاندان کی اساسیات کو اجاگر کرتے ہوئے مختلف رشتوں کی اہمیت کو بیان کرتے ہے۔ کیونکہ یہ مستحکم معاشرے کی کلید ہے۔ اس سلسلے میں قرآن و سنت نے معاشرے کے افراد کے حقوق و فرائض کو بڑی تفصیل سے بیان کیا ہے۔

---

[8] النساء:35:3

Al-Qur’an, 3:35

[9] النساء:36:3

Al-Qur’an, 3:36

1۔ نوع انسانیت کی پیدائش

خاندانی نظام نہ صرف خاندان کے افراد کا محافظ ہے بلکہ یہ نسل انسانی کا بھی نجات دہندہ ہے۔قرآن پاک نے اس موضوع کو مختلف آیات میں بیان کیا ہے۔خاص طور پر سورۃ النساء میں خاندانی نظام کو مختلف پہلوؤں بیان کر کے بتایا گیا ہے کہ تم سب جناب آدم وحواء کی اولاد میں سے ہو۔ارشاد فرمایا:

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَاۗءً ۚوَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَاۗءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۭاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا۔[10]

”اے لوگو اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑ پیدا کیا اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دی ہیں۔اس اللہ سے ڈرو جس کا نام لے کر تم ایک دوسرے سے (اپنے حقوق مانگتے ہو)اور رحم کے رشتوں(حقوق کی خلاف ورزی) سے ڈرو بے شک اللہ تم پر نگہبان ہے۔"

2۔احترام والدین:

صلہ رحمی کے سب سے زیادہ حقدار والدین ہیں۔خاندان میں سب سے مقدم اور اہم حقوق والدین کے ہیں۔تعلیمات اسلامیہ کی روشنی میں بارہا والدین کیساتھ حسن سلوک کی تاکید کی گئی ہے۔جب والدین بوڑھے ہو جاتے ہیں اور ان کے بچے بڑے ہو جاتے ہیں تو خاندان کی ترقی اور استحکام میں بہت سی رکاوٹیں آتی ہیں۔ایسی صورت میں قرآن پاک والدین کے ساتھ حسن سلوک کی رہنمائی کرتا ہے:

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا، اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا۔[11]

"تمہارے رب نے حکم دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو"۔

”اگر ان میں سے کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کو اف (غصہ یا حقارت کا اظہار) نہ کہو اور ان کو ڈانٹ ڈپٹ نہ کرو اور ان سے ادب سے بات کرو اور اپنے آپ کو ان کے سامنے پیش کرو۔ہمدردی کے ساتھ عاجزی،اور کہو،"اے میرے رب،ان پر رحم کر جیسا کہ انہوں نے مجھے بچپن میں پالا ہے۔"

---

[10] النساء:1:3
Al-Qur'an, 3:1

[11] بنی اسرائیل:23:17
Al-Qur'an, 17:23

3۔ تربیت اولاد

زوجین معاشرے کی اکائی (Unit) ہیں اور بچوں کے لیے پہلا تعلیمی ادارہ ہیں۔ یہ نکاح کے نتیجے میں مرد اور عورت کے ایک خوبصورت رشتے سے شروع ہوتا ہے۔ نکاح کے نتیجے میں خاندان کا دائرہ کار بچوں اور دیگر رشتوں تک پھیل جاتا ہے۔ زوجین کو چاہیئے کہ وہ خود بھی اخلاقی طور پر آراستہ ہوں کیونکہ ان کے بچوں کے لیے ان کے والدین سے زیادہ مخلص کوئی نہیں۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق والدین نہ صرف اپنے بچوں کی جسمانی دیکھ بھال کے ذمہ دار ہیں بلکہ ان کی ذہنی اور روحانی نشوونما کے لیے بھی جوابدہ ہیں۔ والدین کو بھی ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اپنے بچوں کی بھلائی کے لیے یوں دعا کریں:

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا۔[12]

" اے ہمارے رب ہمیں ہماری بیویوں اور ہماری اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا سردار بنا"۔

اخلاقی اقدار (Ethics Values) معاشرے میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ انسانی معاشرے میں اخلاقی اقدار کے بہت زیادہ اور دیرپا اثرات ہوتے ہیں اسی لیے اسلام اخلاقی اقدار کے فروغ پر زور دیتا ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

"إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا[13]."

" تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں"۔

4۔ اہل خانہ کیساتھ مثالی برتاؤ سیرت طیبہ کی روشنی میں

آج مسلم معاشرے پر اگر غور کریں تو تقریباً ہر گھر میں میاں بیوی کے مابین جھگڑوں کی بہتات، ساس و بہو، بھابھی اور نندوں کے درمیان تنازعات روزمرہ کے معمولات میں شامل ہو چکے ہیں۔ ان حالات میں ہمیں اشد ضرورت ہے کہ ہم اپنے خاندانی نظام کی بقاء اور خوشگوار پر سکون ازدواجی زندگی کے لیے اللہ تعالیٰ کے پاک

---

[12] الفرقان:74:25

Al-Qur’an, 25:74

[13] بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری:3559، باب صفۃ النبی ﷺ، دار الکتب العلمیہ بیروت، 1412ھ۔

Bukhārī, Muḥammad bin Ismāʿīl, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*: 3559, Bāb Ṣifat al-Nabī, Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, Beirut, 1412H.

رسول ﷺ کی سیرت سے رہنمائی حاصل کریں۔ نبی پاک ﷺ کا اپنے اہل وعیال کیساتھ نہایت مشفقانہ برتاؤ تھا ۔حضور ﷺ نے اپنی تمام ازواج میں عدل وانصاف قائم کر کے امت کے لیے بہترین نمونہ چھوڑا ہے۔ جب آپ ﷺ نے رحلت فرمائی تو نوازواج مطہرات حیات تھیں۔سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی ازدواجی زندگی رسول پاک ﷺ کیساتھ نو سال ہے اس عرصہ کے دوران آپ ﷺ نے تمام ذمہ داریاں احسن طریقے سے سرانجام دیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لأَهْلِهِ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لأَهْلِي۔[14]

"تم میں اچھاوہ ہے جو اپنے اہل کے لیے اچھاہے اور میں اپنے اہل کے لیے تم سب سے اچھاہوں۔"

نبی اکرم ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے والہانہ محبت رکھتے تھے اور یہ تمام صحابہ کرام کو معلوم تھا جس روز آپ ﷺ کا قیام سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ہوتا تو صحابہ کرام قصداً تحائف بھیجا کرتے تھے۔رسول اکرم ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسقدر محبت فرماتے کہ ایک ساتھ کھانہ ایک ہی برتن میں تناول فرمایا کرتے تھے۔ نبی کریم ﷺ کی زندگی تمام انسانیت کے لیے نمونہ عمل ہیں۔ آپ ﷺ نے نہ صرف خاندانی معاملات میں ہماری رہنمائی کی بلکہ ان تمام تعلیمات پر عمل بھی کیا۔ نبی پاک ﷺ نے ازواج کیساتھ شفقت کو یوں بھی بیان کیاہے:

"النِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِي، فَمَنْ لَمْ يَعْمَلْ بِسُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي"۔[15]

"نکاح میری سنت ہے، جو میری سنت پر عمل نہیں کرتاوہ مجھ سے نہیں۔"

پاکستانی معاشرے میں رشتہ ازدواج کو نقصان پہنچانے والے اہم عناصر

پاکستانی معاشرے میں وسیع پیمانے پر ایسے عناصر موجود ہیں جو رشتہ ازدواج کو غیر مستحکم کرنے میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ زوجین کے درمیان خاندانی جھگڑوں اور غلط فہمیوں کا مشاہدہ کرنے کے بعد صرف ایک ہی وجہ ہے واضح ہوتی ہے کہ قرآن وسنت کی سنہری تعلیمات پر عمل نہ کرنا۔ شادی شدہ جوڑے اپنے ازدواجی تعلقات میں

---

[14] ترمذی، محمد بن عیسیٰ، سنن ترمذی،192 بیروت، مطبوعہ دارالفکر 1414ھ۔

Tirmidhī, Muḥammad bin ʿĪsā, *Sunan al-Tirmidhī*, 192, Beirut, Maṭbūʿah Dār al-Fikr, 1414H.

[15] ابن ماجہ، محمد بن یزید، دارالفکر بیروت،1415ھ، الرقم: 1846۔

Ibn Mājah, Muḥammad bin Yazīd, Dār al-Fikr Beirut, 1415H, al-Raqm: 1846.

سیرت النبی کے روشن اصولوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔اپنے معاملات میں وہ لاپرواہی سے کام لیناشروع کر دیتے ہیں جس کے نتائج دونوں کے لیے تباہ کن ہوتے ہیں اور وہ گھر کی تباہی کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں۔ غیر شعوری طور پر مسلمانوں کی اکثریت اسلامی تعلیمات کو صرف عبادات اور رسومات تک محدود سمجھتی ہے۔ اسلامی تعلیمات کو سماجی، معاشی اور زندگی کے دیگر شعبوں میں نظر انداز کیا جاتا ہے۔ عصر حاضر میں صرف خواتین کی ہی نہیں بلکہ تمام افراد معاشرہ کی تعلیم و تربیت کی اشد ضرورت ہے۔ عورتوں کے حقوق کا سب سے بڑا دشمن اسلام نہیں بلکہ جہالت اور ناخواندگی ہے جس میں ہم فیصلہ کن کردار ادا کر سکتے ہیں۔ مذکورہ وجوہات کی بناء پر وقت کیساتھ پاکستانی میں خاندانی نظام میں خرابیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ مزید کچھ عناصر ایسے ہیں جو کہ زوجین کے مابین اختلافات کی خلیج کو وسعت دے رہے ہیں ان میں سے درج ذیل اہم ہیں۔

1۔خاندان کی ضرورت واہمیت کو نظر انداز کرنا:

اسلام کی برکات میں سے ایک نمایاں خوبی اسکا خاندانی نظام ہے۔ نکاح کے پاکیزہ نظام نے والدین اور اولاد کے مابین ایک روحانی تعلق قائم کر رکھا ہے۔انسان تمدن پسند ہے اور اسے اپنی بقا کے لیے معاشرے کی ضرورت ہے۔اس طرح خاندان معاشرے کی سالمیت میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔افسوسناک بات یہ ہے کہ خاندان کے افراد خصوصاً نوجوان خاندان کے افراد کے لیے کچھ خاص توجہ نہیں دیتے۔اس لیے جتنا زیادہ معاشرہ خاندان کی اہمیت پر زور دے گا، اتنا ہی زیادہ لوگ اپنے خاندانوں کو بنانے اور برقرار رکھنے کی کوشش کریں گے۔اس کے برعکس، اگر معاشرہ خود ہی کرپٹ ہے، جس میں جنسی بے راہ روی عروج پر ہے، تو ظاہر ہے کہ کوئی بھی اپنے کندھے پر ایسی ذمہ داری کا بوجھ قبول نہیں کرے گا جس کے لیے خاندانی زندگی کی ضرورت ہو۔ فطرت اسلامی اصولوں پر مبنی معاشرے کا مطالبہ کرتی ہے جس کی توثیق مغربی فلسفیوں نے بھی کی ہے۔ جارج پیٹر مرڈاک کا خیال ہے:

" زوجین فرد اور معاشرے کو بے شمار خدمات فراہم کرتے ہیں یہ ایک دوسرے کو جائز طریقوں تک محدود رکھنے کے لیے جنسی تسکین فراہم کرتے ہیں۔اس کے علاوہ وہ بچوں کو جنم دے کر معاشرے کی خدمات سرانجام دیتے ہیں"۔[16]

---

[16] طارق رمضان،اسلام، مغرب اور جدیدیت کے چیلنجز(لاہور:اسلامک فاؤنڈیشن،2009)ص54
Ṭāriq Ramaḍān, *Islam, Maghrib aur Jadīdiyyat ke Challenges* (Lahore: Islamic Foundation, 2009), p. 54

2۔ مردوں کا غیر سنجیدہ رویہ

رشتہ ازدواج کو غیر مستحکم کرنے کے اہم عوامل میں سے ایک مردوں کا غلبہ والا رویہ ہے جو اپنے آپ کو عقل کل اور اپنی رائے کو حرف آخر جانتے ہیں۔ جب بھی خاندان کا کوئی فرد اس کی رائے سے اختلاف کرتا ہے تو وہ اسے جرم سمجھتا ہے۔ ایسا رویہ نہ صرف اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے بلکہ اچھے تعلقات اور گھر میں خوشگوار ماحول کے لیے بھی نقصان دہ ہے۔ ازدواجی زندگی میں نقصان پہنچانے والے عوامل اور دینی تعلیم کی کمی پر بحث کرتے ہوئے مولانا مودودی لکھتے ہیں:

"یہ صحیح اسلامی تصورات سے ناواقفیت کی وجہ سے ہے۔ ان کا مزید کہنا ہے کہ مذہبی تعلیم کی کمی کی وجہ سے مسلمان ازدواجی قانون سے اس قدر دور ہو گئے ہیں کہ پڑھے لکھے مسلمان بھی اس قانون میں شامل عام مسائل سے واقف نہیں ہیں"۔[17]

3۔ خواتین کا اپنی ذمہ داریوں سے لاپرواہی

خاندان کے قیام میں خواتین کا بڑا کلیدی کردار ہے۔ وہ نہ صرف بچوں کو جنم دیتی ہیں بلکہ پورے خاندان کی دیکھ بھال بھی کرتی ہیں۔ جب سے خواتین اپنی ذمہ داری سے آزاد ہوئی ہیں تب سے خاندانی نظام میں تباہی آئی ہے۔ عصر حاضر کی ثقافتی یلغار کے مہلک اثرات نے مسلم معاشرے میں بچوں کی تعلیم و تربیت اور ترجیحات کا نظام تبدیل کر دیا گیا ہے۔ خاندانی انتشار میں سب سے تباہ کن کردار میڈیا کا ہے۔ سوشل میڈیا کی نشریات میں خواہ ڈرامہ ہو، فلم، اشتہار، کوئی بھی پروگرام ایسا نہیں ہے جس میں خاندانی اور اسلامی اقدار کو تباہ نہ کیا جا رہا ہو۔ ذرائع ابلاغ کے مہلک اثرات کی وجہ سے ہمیں کورٹ میرج، ناجائز دوستی، طلاق کی بڑھتی ہوئی شرح اور خاندانوں کے ٹوٹنے کا سامنا ہے۔ والدین کو چاہیے کہ بچوں کی درست تربیت اور جدید فنی مہارتوں کی تعلیم کے ساتھ اسلامی اقدار کو فروغ دے کر اندرونی اور بیرونی چیلنجوں سے بچایا جائے۔ اس کے علاوہ غیر اخلاقی مغربی ثقافت سے نفرت، جنسی خواہشات کی تکمیل کے لیے بروقت نکاح اور غیر اسلامی رسومات سے آزادی نوجوانوں کی صحیح سمت میں رہنمائی میں والدین کو اپنا کردار ادا کرنے کی ضرورت ہے۔

---

[17] مودودی، ابوالاعلیٰ، سید، مسلم خواتین سے اسلام کے مطالبات، اسلامک پبلی کیشنز، منصورہ، لاہور، س ن، ص 18
Mawdūdī, Abū al-Aʿlā, Sayyid, *Muslim Khawātīn se Islam ke Muṭālibāt*, Islamic Publications, Mansoorah, Lahore, s.n., p. 18

زوجین کے کردار کی مختلف معاشرتی جہات

انسانی معاشرے میں زوجین کے کردار اور اہمیت کے مطابق اسلام اسے معاشرے کا کلیدی عنصر اور گیم چینجر بھی سمجھتا ہے۔ اسلام نے اخلاقی اقدار پر مبنی ایک مثالی معاشرے کے قیام کے لیے متعدد سنہری تعلیمات پیش کی ہیں۔ اسلامی تعلیمات وقت پر شادی کرنے کی تاکید کرتی ہیں، تاکہ وہ غیر قانونی اور غیر اخلاقی سرگرمیوں سے بچ سکیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اگر کوئی تمہارے پاس (تمہاری بیٹی کا رشتہ لے کر آئے) اور تمہیں اس کے کردار اور مذہب پر کوئی اعتراض نہ ہو تو اس سے شادی کر دو اگر تم نے ایسا نہ کیا تو زمین پر فتنہ اور فساد پھیل جائے گا۔" [18]

مستحکم ازدواجی تعلقات کے لیے مذکورہ سنہری تعلیمات کو اپنانا لازمی ہے۔ کیونکہ ایک مستحکم خاندان معاشرے کو ذمہ دار افراد فراہم کرتا ہے۔ خاندان قانونی اور اخلاقی تحفظ کے سائے میں بنی نوع انسان کے تسلسل کو پروان چڑھاتا ہے۔ اس کے علاوہ ثقافت اور تہذیب کی بقا اور اصلاح بھی خاندان سے وابستہ ہے۔

1: معاشرتی اصلاح میں زوجین کا کردار

انسان کا آخری مقصد ایک فلاحی معاشرے کا قیام ہے جو اسی وقت ممکن ہو سکتا ہے جب بنی نوع انسان ایک مثالی گھرانے کی بنیاد رکھنے میں کامیاب ہو۔ ڈاکٹر خالد علوی مربوط خاندانی نظام میں زوجین کے کردار کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"مضبوط اور مربوط معاشرہ معاشرے کے مضبوط اور نظم وضبط والے خاندان اور فلاحی اداروں پر منحصر ہوتا ہے۔ ان اداروں کے استحکام کی وجہ سے معاشرہ ترقی کرتا ہے، اور استحکام سے نوازتا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہی وہ ذرائع ہیں جن سے ضروریات زندگی کی تکمیل ہوتی ہے، معاشرہ اور تہذیب عروج پاتے ہیں"۔ [19]

ڈاکٹر علوی ان الفاظ میں تمام معاشروں کی مشترکہ وراثت کی نشاندہی کرتے ہیں:

---

[18] سنن ترمذی:1084

Sunan al-Tirmidhī: 1084

[19] علوی، ڈاکٹر خالد، اسلام کا معاشرتی نظام (لاہور: الفیصل ناشران، 2005)، ص68

ʿAlavī, Dr. Khālid, *Islam kā Muʿāshartī Niẓām* (Lahore: al-Faiṣal Nāshiran, 2005), p. 68

"سماجی ہم آہنگی، ضبط نفس، سماجی ذمہ داری کا شعور، مقاصد کی تکمیل، حقوق اور فرائض کا خیال رکھنا تمام معاشروں کی مشترکہ میراث ہیں"۔[20]

2: سماجی کردار

زوجین کا معاشرے میں بڑا اثر ورسوخ ہوتا ہے اور وہ اپنی اولاد کو سماجی ذمہ داریوں کو صحیح طریقے سے نبھانے کے قابل بناتا ہے۔اس مقصد کی تکمیل میں عورت خاندان کے ایک اہم ستون کے طور پر اسلامی تعلیمات کے مطابق بہت اہمیت رکھتی ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے معاشرے میں اس کے کردار کی نشاندہی کی:

"عورتوں سے ان کی خوبصورتی کی وجہ سے شادی نہ کرو، ہو سکتا ہے کہ ان کی خوبصورتی انہیں پھیر دے، اور ان کے مال کی وجہ سے ان سے شادی نہ کرو، ہو سکتا ہے کہ ان کا مال ان پر مغلوب ہو جائے، بلکہ دین کی بنا پر ان سے نکاح کرو۔"[21]

مندرجہ بالا بیان ہمیں مستحکم خاندان کی کنجی فراہم کرتا ہے، جو مستحکم معاشرہ کی طرف لے جاتی ہے وہ ایک نیک بیوی ہے۔ وہ نہ صرف اپنے شوہر کے لیے پوری کائنات ہے بلکہ ان کے بچوں کے لیے بھی ابتدائی اور سب سے زیادہ بااثر ادارہ ہے۔ یہ ادارہ معاشرے کی سمت متعین کرتا ہے۔ ماں کی گود وہ واحد ادارہ ہے، جہاں نئی نسلوں کی پرورش اور دیکھ بھال کی جاتی ہے۔

3: اخلاقی کردار

اولاد کو اخلاقیات سکھانا اور اولاد کی اخلاقی تربیت کرنا والدین کی اولین ذمہ داریوں میں شامل ہے جسکے بارے میں قیامت کے دن والدین سے پوچھا جائے گا۔ نبی رحمت ﷺ نے کئی فرامین میں ہماری رہنمائی بھی فرمائی ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"من كان له ثلاث بنات يؤويهن ويكفيهن ويرحمهن فقد وجبت له الجنة البتة"۔[22]

---

[20] علوی، ڈاکٹر خالد، اسلام کا معاشرتی نظام (لاہور: الفیصل ناشران، 2005)، ص 78
Alavī, Dr. Khālid, *Islam kā Muʿāshartī Niẓām* (Lahore: al-Faiṣal Nāshiran, 2005), p. 78

[21] نسائی، احمد بن شعیب، دار المعرفہ بیروت، 1412ھ، سنن نسائی: 3347
Nasāʾī, Aḥmad bin Shuʿayb, Dār al-Maʿrifah Beirut, 1412H, *Sunan al-Nasāʾī*: 3347

[22] محمد بن اسماعیل بخاری، الادب المفرد، دار المعرفہ بیروت، 1412ھ ص 14
Muḥammad bin Ismāʿīl Bukhārī, *Al-Adab al-Mufrad*, Dār al-Maʿrifah Beirut, 1412H, p. 14

"جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں جن کی وہ اچھی پرورش کرے اور دیکھ بھال کرے اور ان پر شفقت کرے اس کے لیئے یقیناً جنت ہے"

رسول اکرم ﷺ نے اہل ایمان کو رشتہ داروں خصوصاً بیٹیوں کے ساتھ حسن سلوک کی نصیحت کی۔ طلاق شدہ بہن وغیرہ کا خیال رکھنا بھی صدقہ ہے۔

"کیا میں تمہیں صدقہ کے بارے میں بتاؤں؟ تہاری وہ بیٹی جو شادی کے بعد تمہارے پاس واپس آتی ہے اور آپ کے علاوہ اس کے پاس کمانے والا کوئی نہیں ہوتا"۔[23]

مذکورہ بالا روایت واضح کرتی ہے کہ معاشرتی ڈھانچے کے مطابق جب ہماری بہن بیٹیوں کی شادی ہوتی ہے تو ہمیں لگتا ہے کہ اب وہ ہماری ذمہ داری نہیں رہی۔ لیکن، یہ ذہن میں رکھنا چاہیے کہ جب بھی ہماری بہنوں، بیٹیوں وغیرہ کو ہماری مدد کی ضرورت ہو، ہمیں ان کی مدد کے لیے حاضر ہونا چاہیے۔ کیونکہ ہمارے ایک دوسرے سے خون کے رشتے ہیں اور ہم ہی ان کی پناہ گاہ ہیں۔

4: تربیت اولاد میں کردار

والدین اولاد کے لیے پہلا تعلیمی ادارہ ثابت ہوتے ہیں جو بچوں میں اسلامی تعلیمات، ثقافتی اقدار، ذہنی اور جسمانی پرورش کا جذبہ پیدا کرتے ہیں۔ بچے اپنے والدین کو رول ماڈل کے طور پر دیکھتے ہیں۔ اگر بچوں کے لیے تعلیم یافتہ اور تربیت یافتہ رول ماڈل والدین کی شکل میں دستیاب ہوں تو وہ خود بخود معاشرے کے لیے فائدہ منداور ذمہ دار شہری بن جاتے ہیں۔ والدین پر لازم ہے کہ وہ اپنے بچوں کو معیاری تعلیم اور پاکیزہ اخلاقی ماحول فراہم کریں۔ نتیجتاً وہ نہ صرف معاشرے کو متقی افراد اور ذمہ دار شہری فراہم کریں گے بلکہ وہ اپنی پوری زندگی میں مستفید بھی ہوں گے۔

قرآن کریم نے جناب لقمان کی اپنے بیٹے سے گفتگو کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

1:يٰبُنَيَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ۔[24]

---

[23] محمد بن اسماعیل بخاری، الادب المفرد: 80 دار المعرفہ بیروت، 1412ھ

Muḥammad bin Ismāʿīl Bukhārī, *Al-Adab al-Mufrad*: 80, Dār al-Maʿrifah Beirut, 1412H

[24] لقمان: 16:31

Al-Qur'an, 31:16

"اے میرے بیٹے، اگر رائی کے دانے کے برابر بھی کوئی چیز ہو اور وہ کسی چٹان میں (چھپی ہوئی) ہو یا آسمانوں میں یا زمین میں، تو اللہ تعالیٰ اسے سامنے لائے گا۔ بے شک اللہ سب کچھ بہتر اور باخبر ہے۔"

قرآن پاک میں اہل ایمان کو حکم دیا گیا ہے کہ اپنی ذات اور اپنے اہل وعیال کو عذاب نار سے بچاؤ:

2: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓىِٕكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ۔ [25]

"اے ایمان والو اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں، جس پر فرشتے مقرر ہیں، سخت مزاج اور سخت ہیں، جو اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو کچھ وہ ان کو حکم دیتا ہے اسے بجالاتے ہیں"

اللہ تعالیٰ نے انسانی معاشرہ کو زوجین کی بنیاد پر قائم کیا ہے۔ مثال کے طور پر، بچوں کی دیکھ بھال، ان کی کفالت، ان کے جائز آرام اور سکون کے لیے ان کے اخراجات کے لیے ایثار و قربانی کی تعلیم، خاندان کے ادارے کی عظمت میں اضافے کا باعث ہے۔ خاندان کے داخلی نظام کو اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

3: وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۗ اُولٰٓىِٕكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ۗ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۔ [26]

"اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں، بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانتے ہیں۔ یہ وہ ہیں جن پر عنقریب اللہ رحم فرمائے گا۔ بیشک اللہ غالب حکمت والا ہے۔"

مندرجہ بالا آیات میں اس بات کی تاکید کی گئی ہے کہ کامیاب والدین اپنے بچوں میں روحانیت کو فروغ دینے کیساتھ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ پوری دیانتداری کیساتھ ادا کرتے ہیں۔ والدین کا اپنے بچوں کی نشوونما اور اخلاقی پرورش میں بہت بڑا کردار ہوتا ہے۔ اولاد کی کرداری سازی اور تربیت میں ماں کی خدمات ناقابل

---

[25] التحریم: 6:66

Al-Qur'an, 66:6

[26] التوبہ: 71:9

Al-Qur'an, 9:71

فراموش ہوتی ہیں۔ اسلام والدہ کو تربیت اولاد کا اہم کردار ادا کرنے اور اس مشن پر اپنی پوری توانائیاں بروئے کار لانے کی تعلیم دیتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"کوئی باپ اپنے بیٹے کو اس سے بہتر تحفہ نہیں دے سکتا کہ وہ اسے اچھے اخلاق سکھائے"۔ [27]

اس طرح والدین معاشرے کے ثقافتی ورثے اور اقدار کو اگلی نسلوں تک پہنچانے کا ذریعہ بنتے ہیں۔

جسٹس محمد تقی عثمانی تربیت اولاد میں فکر آخرت کے پہلو کو اجاگر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"یہ حضور ﷺ کی شان ہے کہ آپ ﷺ نے امت کو یہ باور کرایا کہ بچوں کی تعلیم صرف دنیاوی نقطہ نظر سے نہیں ہونی چاہیے بلکہ یہ بھی ذہن میں رکھنا چاہئے کہ اس کے ساتھ بعد کی زندگی کی ذمہ داری بھی وابستہ ہے۔"[28]

برصغیر کی معروف شخصیت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی بیوی کے گھریلو فرائض کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

بیوی کے فرائض: "اسے کھانا، پینا اور لباس تیار کرنا ہے۔ مزید برآں، اسے اپنے بچوں کو تعلیم دینا اور شوہر کی دولت کی حفاظت کرنا ہے اور گھر کے تمام امور کو احسن طریقے سے انجام دینا ہے۔"[29]

سفارشات و تجاویز

1۔ خوشگوار ازدواجی زندگی کیلئے زوجین کو چاہیے کہ طلب حقوق کی بجائے اپنے فرائض ادا کرنے کی فکر پیدا کریں۔

2۔ عصر حاضر میں زوجین کے مابین انتشار کی بنیادی وجوہات میں سے ہمدردی کا فقدان، حقوق کی عدم ادائیگی، فرائض سے غفلت، اخلاقی اقدار کی قلت، کثرت طلاق، اور بزرگوں کا احترام نہ کرنا وہ عناصر ہیں جو رشتہ ازدواج کو کمزور کرتے ہیں۔ ان عناصر کی حوصلہ شکنی ضروری ہے۔

3۔ حکومت خاندانی نظام کی بہتری کے لیے اسلامی تعلیمات کے مطابق قوانین بنائے اور ان پر عمل درآمد کروائے۔

---

[27] الترمذی: 1952

Al-Tirmidhī: 1952

[28] تقی عثمانی، مفتی، خاندانی حقوق و فرائض (ملتان: ادارہ التفسیر اشرفیہ، 1427ھ)، ص106

Taqī ʿUthmānī, Muftī, *Khandānī Ḥuqūq wa Farā'iḍ* (Multan: Idārah al-Tafsīr Ashrafiyyah, 1427H), p. 106

[29] شاہ ولی اللہ، احمد بن عبد الرحیم، حجۃ اللہ البالغہ (لاہور: الفیصل ناشیران، 2003)، جلد4، ص50

Shāh Walī Allāh, Aḥmad bin ʿAbd al-Raḥīm, *Ḥujjat Allāh al-Bālighah* (Lahore: al-Faiṣal Nāshiran, 2003), vol. 4, p. 50

4۔زوجین کی ہم آہنگی سے ہی معاشرہ بہتر ہوتا ہے،اس لیے اس کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لیے ایسے موضوعات پر تحقیق ہونی چاہیے۔

خلاصہ بحث

مرد و عورت ایک معاہدے (Agreement) کیساتھ اپنی نئی زندگی کا آغاز کرتے ہیں جسے مسلم معاشرے میں نکاح کے نام سے جانا جاتا ہے۔زوجین نہ صرف ایک دوسرے سے اپنی جسمانی ضرورت پوری کرتے ہیں بلکہ اپنے بچوں کی زندگی بھر کی ذمہ داری بھی لیتے ہیں۔خوشحال ازدواجی تعلق کے بارے میں قرآن وسنت میں بڑی تفصیل کے ساتھ نہایت مفید تعلیمات بیان کی گئی ہیں۔پاکستانی معاشرے میں زوجین کے مابین انتشار کی بنیادی وجہ خاندانی انتشار ہے۔ ہمدردی کا فقدان، حقوق کی عدم ادائیگی،فرائض سے غفلت، اخلاقی اقدار کی قلت،عدم برداشت، کثرت طلاق،وہ اہم عوامل ہیں جو رشتہ ازدواج کو کمزور کرنے میں بنیادی کردار ادا کر رہے ہیں۔ کامیاب ازدواجی رشتے کی یہ نمایاں خوبی ہوتی ہے کہ زوجین اپنے حقوق وفرائض فریضہ کے طور پر ادا کرتے ہیں جو باہمی ہم آہنگی اور مضبوط رشتہ کا ذریعہ ہیں۔رسول اکرم ﷺ نے معاشرہ کو مستحکم کرنے کے لئے باہمی حقوق اور فرائض کا ایک سلسلہ قائم کیا جس پر عمل پیرا ہو کر انفرادیت،بداعتمادی اور اضطراب جیسے معاشرتی انتشار کا مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License